کعبے کے بارے میں دلچسپ معلومات

صفحات 25

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کے صفحہ 202 تا 226 سے لیا گیا ہے۔

کعبے کے بارے میں دلچسپ معلومات

دُعائے عطّار

یاالٰہی! جو کوئی رسالہ ”کعبے کے بارے میں دلچسپ **معلومات**“ کے 25 صَفْحات پڑھ یاسُن لے اُس کو کعبۂ مُشَرَّفہ کے طواف کی بار بار سعادت عنایت فرما اور بار بار گنبدِ خضرا کے جلوے دکھا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔“ (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مکۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی سب سے عظیم زیارت گاہ کعبۂ مُشَرَّفہ ہے۔ ہر مسلمان اِس کے دیدار و طواف کیلئے بے قرار رہتا ہے۔ **کعبۃُ اللّٰہ** کے بارے میں بعض دلچسپ **معلومات** پیش کی جاتی ہیں۔ قراٰنِ کریم میں کئی مقامات پر کعبہ **شریف** کا ذکرِ خیر کیا گیا ہے۔ چُنانچِہ پارہ اوّل **سُوْرَةُ الْبَقَرَہ** آیت 125 میں ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اِس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

www.dawateislami.net

حرم میں درندے شکار کا پیچھا نہیں کرتے

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الہَادِی خزائنُ العِرفان میں لکھتے ہیں: (اِس آیتِ مبارَکہ کے لفظ) ''بَیت'' سے کعبہ شریف مُراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخِل۔ ''اٰمِن'' بنانے سے یہ مُراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل وغارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو اٰمن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخِل ہو کر عذاب سے مامون (محفوظ) ہو جاتا ہے۔ حرم کو اِس لئے ''حرم'' کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل، شکار حرام وممنوع ہے۔ (تفسیرات احمدیہ ص ۳٤) اگر کوئی مُجرِم بھی داخِل ہو جائے تو وہاں اِس سے تَعَرُّض (یعنی روک ٹوک) نہ کیا جائے گا۔ (تفسیر نسفی ص۷۷)

کعبہ سارے جہان کے لئے راھنُما ھے

اللّٰہُ رحمٰن کا پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 96 میں فرمانِ عالی شان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مُقرَّر ہوا وہ ہے جو مکّے میں ہے، بَرَکت والا اور سارے جہان کا راہنُما۔

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان اس آیتِ کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: اے مسلمانو! یا اے سارے انسانو! یقین سے جان لو کہ ساری رُوئے زمین پر سب سے پہلے اور سب سے افضل گھر جو لوگوں کے دِینی اور دُنیوی فائدوں کے لئے پیدا کیا گیا اور بنایا گیا

www.dawateislami.net

وُہی ہے جو کہ مکّہ شریف میں واقع ہے، نہ بیتُ الْمقدَّس جو دَرَجے میں بھی کعبے کے بعد ہے اور فضیلت میں بھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۴، ص ۲۹ مختصراً)

''اللہ کا پاک گھر'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے کعبہ شریف کے بارے میں 12 مَدَنی پھول

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: **کعبۂ مُعظَّمہ** کے فضائل بے شمار ہیں، ان میں سے کچھ عَرض کئے جاتے ہیں:

﴿۱﴾ بیتُ الْمُقدَّس کے مشہور بانی حضرتِ سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام ہیں کہ آپ نے جِنّات سے تعمیر کرایا مگر کعبۃُ اللّٰہ کے مشہور بانی حضرتِ خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام ہیں ﴿۲﴾ **کعبۂ مُعظَّمہ** میں مقامِ ابراہیم، سنگِ اَسود وغیرہ ایسی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں جو بیتُ الْمُقدَّس میں نہیں ﴿۳﴾ **کعبۂ مُعظَّمہ** پر پرندے نہیں اُڑتے بلکہ اس کے آس پاس پھٹ (یعنی ہٹ) جاتے ہیں ﴿۴﴾ حرمِ کعبہ میں بکری اور شیر ایک جگہ پانی پی لیتے ہیں، وہاں شِکاری جانور بھی شکار نہیں کرتے ﴿۵﴾ حرمِ کعبہ میں تاقیامت جنگ وقتال حرام ہے ﴿۶﴾ **کعبۂ مُعظَّمہ** سارے حجازیوں خُصُوصاً مکّے والوں کی پرورِش کا ذَریعہ ہے کہ وہ جگہ غَیر ذِی زَرْع (یعنی بے آب وگیاہ) ہے، جہاں مَعاش کے ذرائع سب ناپید ہیں مگر وہاں کے باشندے دوسروں سے زیادہ مزے میں ہیں، غرض کہ وہ جگہ صِرْف عبادَتوں کے لئے ہے ﴿۷﴾ ربّ تعالٰی نے کعبے کی حفاظت خود فرمائی کہ فِیل (یعنی ہاتھی) والوں کو اَبابیل سے مَروا دیا ﴿۸﴾ حج ہمیشہ کعبے ہی کا ہوا بیتُ المقدس کا حج کبھی نہ ہوا ﴿۹﴾ اللّٰہ کے آخری نبی حُضُور محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

مسجد حنیف | مقام ابراھیم

والہٖ وسلّم **کعبۂ معظّمہ** کے پاس مکّہ شریف میں پیدا ہوئے ﴿۱۰﴾ ربّ تعالیٰ نے **کعبے** کے شہر ہی کو بَلَدٌ اَمِیْنٌ (یعنی امن والا شہر) فرمایا اور اِسی کی قسم فرمائی کہ فرمایا: ''وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ'' ترجمۂ کنزالایمان: اور اس امن والے شہر کی (قسم) ﴿۱۱﴾ **کعبۂ معظّمہ** کے پاس ایک ''نیکی'' کا ثواب ایک لاکھ اور بیتُ المقدس کے پاس پچاس ہزار ﴿۱۲﴾ فرشتوں اور بہت سے انبیاء علیہم السلام کا قبلہ کعبہ ہی رہا نہ کہ **بیتُ المقدس**۔ (تفسیر نعیمی، ج ٤ ص ۳۰،۳۱)

بیمار پرندے ہوائے کعبہ سے علاج کرتے ہیں

صدرُ الْاَ فاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائنُ العِرفان میں پارہ 4 سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی 97 ویں آیتِ کریمہ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ (ترجمۂ کنزالایمان: اس میں کھلی نشانیاں ہیں) کی تفسیر میں لکھتے ہیں: جو اِس کی حُرمت وفضیلت پر دَلالت کرتی ہیں، اُن نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ **شریف** کے اُوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہوجاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ **ہوائے کعبہ** میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شِفا ہوتی ہے اور وُحُوش (یعنی جنگلی جانور) ایک دوسرے کو حَرَم میں اِیذا نہیں دیتے حتّٰی کہ کتّے اِس سرزمین میں ہرن پر نہیں دَوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل **کعبۂ معظّمہ** کی طرف کھچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شبِ جمعہ کو اَرواحِ اَولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اِس کی بے حُرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہوجاتا ہے۔ (خزائن العرفان)

مسجد جن | مسجد جعرانہ | مسجد نمرہ | مسجد غمامہ | مسجد جمعہ | مسجد قبلتین
حجر اسود | غار ثور | غار حرا | جبل احد | محراب نبوی | منبر رسول

www.dawateislami.net

کعبے کی زیارت عبادت ھے

حدیثِ پاک میں ہے: **کعبۂ مُعظّمہ** دیکھنا عبادت، قرانِ عظیم کو دیکھنا عبادت ہے، اور عالِم کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ (فردوس الاخبار، حدیث ۲۷۹۱ ج ۱ ص ۳۷٦) ایک اور روایت میں ہے: زَمزَم کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(اخبار مکۃ للفاکھی ج ۲ ص ۱٤ حدیث ۱۱۰۵)

کعبہ قِبلہ ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اُس کے گوشوں (یعنی کونوں) میں دُعا مانگی اور نَماز نہ پڑھی حتّٰی کہ وہاں سے تشریف لے آئے جب نکلے تو دو رَکعتیں کعبے کے سامنے پڑھیں اور فرمایا: یہ ہے قِبلہ۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵٦ حدیث ۳۹۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان "یہ ہے قِبلہ" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی تا قِیامت کعبہ تمام مسلمانوں کا قِبلہ ہوچکا کبھی منسوخ (CANCEL) نہ ہوگا، اس میں لطیف (یعنی باریک) اِشارہ اس طرف بھی ہورہا ہے کہ کعبے کا ہر حصّہ قِبلہ ہے سارا کعبہ نَمازی کے سامنے ہونا ضروری نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۴۲۹)

www.dawateislami.net

کعبے کے اندر نماز میں کہاں رُخ کرے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت جلد اوّل'' صَفْحہ 487 پر مسئلہ نمبر 50 ہے: کعبۂ معظّمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رُخ چاہے پڑھے، کعبے کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اُس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔

(غُنیه ص٦١٦ وغیرها)

صِرف تین مسجدوں کے لئے سفر کی حدیث مع تشریح

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین مسجدوں کے سِوا اور کسی طرف کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) (۱) مسجدِ حرام، (۲) مسجدِ نبوی اور (۳) مسجدِ اَقصیٰ۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۰۱ حدیث ۱۱۸۹)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: یعنی سِواء ان مسجِدوں کے کسی اور مسجِد کی طرف اِس لیے سفر کر کے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے ممنوع ہے جیسے بعض لوگ جُمُعہ پڑھنے بدایوں سے دِہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے یہ غَلَط ہے۔ (تین کے علاوہ) ہر جگہ کی مسجِدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اِس

www.dawateislami.net

توجیہ (دلیل) پر حدیث بالکل واضح ہے۔ بعض لوگوں نے اِس کے معنی یہ سمجھے کہ سِواء ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجِد کی طرف سفر ہی حرام ہے۔ لہٰذا عُرس، زیارتِ قُبور وغیرہ کے لیے سفر حرام۔ اگر یہ مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج، دوستوں کی ملاقات، عِلْمِ دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لیے سفر حرام ہوں گے اور یہ حدیث، قرآن کے خِلاف ہی ہوگی اور دیگر احادیث کے بھی، ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۷، الانعام: ۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرمادو، زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

''مِرقاۃ'' نے اسی جگہ اور ''شامی'' نے (باب) ''زیارتِ قُبور'' میں فرمایا کہ ''چُونکہ **ان تین مساجِد کے سوا تمام مسجدیں ثواب میں برابر ہیں** اِس لیے اور مسجدوں کی طرف (زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے) سفر ممنوع ہے اور اولیاءُ اللّٰہ کی قبریں فُیُوض و برکات میں مختلف ہیں، لہٰذا زیارتِ قُبور کے لیے سفر جائز۔

(مراۃ المناجیح ج۱ص ۴۳۱، مرقاۃ ج۲ ص ۳۹۷ تحت الحدیث ۶۹۳، ردالمحتار، ج۳ ص ۱۷۸)

www.dawateislami.net

ہر قدم پر نیکی اور خطا کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم محمدٌ رَّسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سُنا: ''جو خانۂ کعبہ کے قَصْد (یعنی ارادے) سے آیا اور اُونٹ پرسُوار ہوا تو اُونٹ جو قدم اُٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا مٹاتا ہے اور دَرَجہ بُلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبۂ معظّمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا ومَروہ کے درمیان سَعی کی پھر سر مُنڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۷۸ حدیث۴۱۱۵)

سیِّدُنا آدم علیہ السلام اور کعبہ

حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب جنّت سے اِس دُنیا میں تشریف لائے تو ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وَحشت وتنہائی کی فریاد کی۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو کعبے کی تعمیر اور اس کے طواف کا حکم دیا، حضرتِ سیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے زمانے تک یہی کعبہ برقرار رہا، طوفانِ نُوح میں اس کعبے کو ساتویں آسمان کی طرف اُوپر کعبے کے حُدُود کی سیدھ میں اُٹھالیا گیا، اب وہاں پر فِرِشتے اُس گھر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج۳ ص۲۹۶)

www.dawateislami.net

وِلادت کی خوشی میں کعبے پر جھنڈا

سَیِّدَتُنا آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نَصْب کئے گئے۔ ایک مشرِق میں، دوسرا مغرِب میں، تیسرا کعبے کی چھت پر اور نبیِ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت ہوگئی۔

(خَصائِصِ کُبریٰ ج ۱ ص ۸۲ مختصراً)

روحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا

تا عَرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کعبے کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں

شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک کعبے کی ایک زَبان اور دو ہونٹ ہیں اور اِس نے شکایت کرتے ہوئے عَرض کی: یارب عزوجل! میری طرف بار بار آنے والے اور میری زِیارت کرنے والے کم ہوگئے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: میں خُشوع وخُضوع اور سجدے کرنے والا انسان پیدا فرمانے والا ہوں جو تیرا اس طرح مُشتاق (یعنی شوق رکھنے والا) ہوگا جس طرح کبوتری اپنے انڈوں کی مُشتاق (یعنی شوق رکھنے والی) ہوتی ہے۔ (معجم اوسط ج ٤ ص ٢٠٥ حدیث ٦٠٦٦)

www.dawateislami.net

لشکرِ سُلَیمان اور کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صفحہ 130 پر ہے: **حضرت** سُلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب **کعبۂ معظّمہ** سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہِ اَحدِیَّت میں (یعنی **اللہ** عزّوجلّ کے حُضُور) عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نَماز پڑھی۔ اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرِند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں اور تجھ (یعنی تیرے شہر) میں نبیِّ آخرُالزَّماں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء (علیہمُ السّلام) سے زیادہ پیارا ہے۔ (تفسیر بغوی ج۳ ص ۳۵۱ ملخصاً)

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحْشر میں لایا جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''تورات شریف'' میں ہے کہ **اللہ** عزّوجلّ بروزِ قِیامت اپنے سات لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زنجیر ہوگی **اللہ** عزّوجلّ فرمائے گا: ''جاؤ! اور کعبہ ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ'' فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے

www.dawateislami.net

گا: ''اے کعبۃ اللہ! چل۔'' تو کعبہ مبارکہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہوجائے۔'' فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: ''تُو سُوال کر!''، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ''اے اللہ عزوجل! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔'' تو کعبہ شریف ایک آواز سنے گا: ''میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔'' حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''پھر مکّۂ مکرَّمہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما میں دَفْن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہوکر تَلْبِیہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قبول ہوجائے۔'' تو فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: ''اے اللہ عزوجل! تیرے گنہگار بندے جو اکٹھے ہوکر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحْباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کیے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرما اور انہیں میرے گرد جمع کردے۔'' تو ایک فرِشتہ نِدا دے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہوگا اور ان پر اِصرار

www.dawateislami.net

کرکے اپنے اوپر جہنَّم واجب کرلیا ہوگا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔'' توفوراً ہی فِرِشتہ نِدا کرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگرلوگوں سے الگ ہوجائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کو کعبے کے گرد جَمع کردے گا۔ ان کے چہرے سفید ہوں گے اوروہ جہنَّم سے بے خوف ہوکرطواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پکارے گا: اے کَعبَةَ اللّٰه! چَل۔ تُو کعبہ شریف (اِس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا: ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ، بِیَدَیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ،'' پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ مَحشر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص۶۶)

بروزِ قِیامت کعبۂ مشرَّفہ دُلہن کی طرح اُٹھایا جائے گا

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیتُ اللّٰه سے وعدہ فرمایا کہ ہرسال چھ لاکھ افراد اِس کا حج کریں گے، اگر کم ہوئے تو اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کے ذَرِیعے ان کی کمی پوری فرمادے گا۔ اور بروزِ قِیامت کعبۂ مُشرَّفہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً پہلی رات کی دُلہن کی طرح اُٹھایا جائے گا تو جن لوگوں نے اِس کا حج کیا وہ اِس کے پردوں کے ساتھ لٹکے ہوں گے اور اِس کے گرد طواف کررہے ہوں گے یہاں تک کہ یہ (یعنی کعبہ شریف) جنّت میں داخِل ہوگا تو وہ بھی اُس کے ساتھ

www.dawateislami.net

داخل ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۲۴)

تصدُّق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طوافِ خانہ کعبہ عَجَب دلچسپ منظر ہے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طواف کے فضائل

پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحَجّ آیت 29 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿۲۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ (پ ۱۷، حج: ۲۹)

طواف کی ابتِداء کیسے ہوئی؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان "تفسیر نعیمی" میں نقل فرماتے ہیں: "(صاحِبِ تفسیر) رُوحُ الْبَیان اور (صاحِبِ تفسیرِ) عَزیزی نے فرمایا کہ زمین سے پہلے پانی ہی پانی تھا۔ قُدرَتی طور پر دو ہزار سال پہلے کعبے کی جگہ اس پر **سفید جھاگ** پیدا ہوا کچھ روز میں اس کو پھیلا کر زمین کر دیا گیا پھر جب فِرِشتوں کو ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کی خبر دی تو اُنہوں نے اپنا خِلافت کا اِستحقاق (یعنی حق دار ہونے کا دعویٰ) پیش کیا اور آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کی حکمت پوچھی۔ مگر اس جُرأت کی معذرت میں توبہ کی نیّت سے سات برس عرشِ اعظم کا **طواف** کیا، حکمِ الٰہی ہوا کہ زمین میں بھی اِسی

www.dawateislami.net

جھاگ کی جگہ نشان لگا دو جہاں میرے بندے خطا کر کے اس کے **طواف** سے مجھے راضی کیا کریں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۴۱، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۲۳۰)

طواف میں ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں اور ......

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ جس نے گِن کر طواف کے سات پھیرے کیے اور پھر دو رکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور **طواف** کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بیتُ اللہ کے طواف کے سات پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اِس (غلام) کے ہر عُضْو کے بدلے میں اللہ عزَّوَجَلَّ اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر عُضْو کو جہنَّم سے آزاد فرمائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مَرجانہ رضی

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب سیِّدُنا زَینُ الْعابِدِین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالی میں یہ حدیثِ پاک سُنائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک ایسا غُلام آزاد کر دیا جس کی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دس ہزار دِرْہم قیمت لگا چکے تھے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۲۵۱۷)

روزانہ 120 رَحْمتوں کا نُزُول

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بَیْتُ الْحرام کا حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ عَزَّوَجَلَّ 120 رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے 60 طواف کرنے والوں کے لئے اور 40 نَماز پڑھنے والوں کے لئے اور 20 نظر کرنے والوں کے لئے۔" (التّرغیب والتّرہیب ج ۲ ص ۱۲۳ حدیث ۶) یاد رکھئے! اس حدیثِ پاک میں بیان کردہ فضیلت صِرْف حاجیوں کے لئے ہے۔

پچاس مرتبہ طواف کرنے کی عظیم فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جس نے 50 مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۴۴ حدیث ۸۶۷)

www.dawateislami.net

طواف نماز کی طرح ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بیتُ اللہ کے گرد طواف نَماز کی طرح ہے سوائے اس کے کہ تم اِس میں کلام کر سکتے ہو، تو جو طواف میں کلام کرے تو اچّھا ہی کلام کرے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصّے ''بیتُ اللہ کے گرد طواف نَماز کی طرح ہے'' کے تَحت فرماتے ہیں: ''طواف بھی نَماز کی طرح بہترین عبادت ہے۔ عُلَماء فرماتے ہیں کہ مکّے والوں کے لیے (نفلی) نَماز (نفلی) طواف سے اَفضل ہے اور باہر والوں کے لیے (نفلی) طواف (نفلی) نَماز سے افضل کہ انہیں اِس خاص زمانے ہی میں طواف مُیَسَّر ہوتا ہے۔'' (مراۃ ج ٤، ص ۱۳۲)

طوافِ کعبہ کے لئے وضو واجب ہے

وُضو نہ ہو تو نَماز و سجدۂ تِلاوت اور قراٰن شریف چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے اور خانۂ کعبہ کے طواف کے لئے وُضو واجب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۱-۳۰۲)

شدید گرمی میں طواف کی فضیلت

حضرتِ علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نقل کرتے ہیں، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جس نے خاموش، ذِکرِ الٰہی کے ساتھ، شدّت کی گرمی میں، طواف اس طرح کیا کہ نہ کلام کیا، نہ کسی کو اِیذا دی اور ہر شوط (یعنی پھیرے) پر اِستِلام کیا تو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ستر ہزار گناہ مَحْو ہوں گے اور ستر ہزار درجے بُلند ہوں گے۔ (کتاب الحج ص ۲۸۰)

برسات میں طواف کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے **برسات میں طواف** کے سات چکر لگائے اُس کے سابِقہ (یعنی پچھلے) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(قوتُ القلوب ج ۲ ص ۱۹۸)

جب ہم بارش میں طواف کر چکے تو.....

حضرتِ سیِّدُنا ابو عِقال رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارِش کے دَوران حضرتِ سیِّدُنا **اَنَس** بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ بیتُ اللّٰہ شریف کا **طواف** کیا۔ جب ہم **طواف** مکمَّل کرنے کے بعد "مَقامِ ابراہیم" پر حاضر ہوئے اور دو رَکعتیں ادا کیں تو حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم سے **فرمایا** کہ "نئے سِرے سے **عمل** شُروع کرو

کیونکہ تمہاری مغفِرت ہوچکی ہے۔'' پھر فرمایا کہ جب ہم نے **حُضُورِ پاک،** صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ **بارِش** کے دَوران **طواف** کیا تھا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے اسی طرح فرمایا تھا۔ (ابن ماجہ ج۳ ص ۵۲۳ حدیث۳۱۱۸)

اعلیٰ حضرت نے بارش میں طوافِ کعبہ کیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحہ 209 پر ہے: جب اَواخِرِ مُحرَّم (یعنی محرم الحرام کے آخری دِنوں) میں **بِفَضْلِہٖ تعالٰی** صحّت ہوئی۔ وہاں ایک سُلطانی حمّام ہے میں اُس میں نہایا۔ باہَر نکلا ہوں کہ اَبر (یعنی بادَل) دیکھا، حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شُروع ہوا۔ مجھے حدیث یاد آئی کہ ''جو مینہ (یعنی برسات) برستے میں **طواف** کرے وہ رَحمتِ الٰہی میں تَیرتا ہے۔'' فوراً سنگِ اسود شریف کا بوسہ لے کر **بارِش** ہی میں سات پھیرے **طواف** کیا، بخار پھر عود کر (یعنی واپس) آیا۔ مولانا سیِّد اسمٰعیل نے فرمایا: ''ایک ضعیف حدیث کے لئے تم نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی!'' میں نے کہا: ''حدیث ضعیف ہے مگر امّید بِحَمْدِ اللہِ تعالٰی قوی (یعنی طاقتور) ہے۔'' یہ **طواف** بِحَمْدِ اللہِ تعالٰی بہُت مزے کا تھا۔ **بارِش** کے سبب طائفین (یعنی طواف

www.dawateislami.net

کرنے والوں) کی وہ کثرت نہ تھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ دوم ص۲۰۹)

آج کل بارِش میں طواف کی دشواریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دَور میں حاجیوں کی تعداد بَہُت کم ہوتی تھی مگر آج کل کافی بڑھ چکی ہے۔ لہٰذا بارِش کے اندر طواف میں ٹھیک ٹھاک ہُجُوم ہوتا ہے، اِس میں مَردوں اورعورَتوں کا اختِلاط، بے احتیاطیوں کی وجہ سے بے پردگیوں، بے سِتریوں کے مُعاملات، میزابِ رحمت سے حَطیم شریف میں نچھاور ہونے والے پانی میں غسل کرنے والوں اور والیوں کی لپک جھپک وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے، لہٰذا ایسے موقع پر حاجیوں کو خوب غور کر لینا چاہئے کہ کہیں مُستَحَب پر عمل کرتے کرتے گناہوں میں نہ جا پڑیں۔ اگر عورَتوں سے بدن ٹکرائے بِغیر بارِش میں طواف ممکن نہ ہو تو تب تو جان بوجھ کر ایسا کرنے والے ثواب کے حقدار ہونے کے بجائے گنہگار ہونگے۔ ہاں جن دِنوں بھیڑ نہ ہو، موقع ملنے پر بارِش میں طواف کی سعادت ضَرور حاصل کرنی چاہئے۔

مدینے میں چلوں مکے کی گلیوں میں پھروں یا رب!

میں بارِش میں طوافِ خانۂ کعبہ کروں یا رب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

صفا مروہ

یہ دونوں پہاڑ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 158 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۸)

مرد و عورت پتھر بن گئے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: پچھلے زمانے میں ایک شخص تھا اِساف اور ایک عورت تھی نائلہ، انہوں نے خانۂ کعبہ میں ایک دوسرے کو بدنیّتی سے ہاتھ لگایا۔ عذابِ الٰہی سے دونوں پتّھر ہو (یعنی بُت بن) گئے اور عبرت کے لئے ''اِساف'' کو تو صفا پہاڑ پر رکھ دیا گیا اور ''نائلہ'' کو مروہ پر تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر یہاں گناہ کے خیال سے بچیں، کچھ زمانے کے بعد جب جہالت کا زور ہوا تو لوگوں نے ان کی پرستش

www.dawateislami.net

شروع کر دی کہ جب صفا اور مَروہ کے درمیان دوڑتے تو تعظیم کے ارادے سے انہیں چھو لیتے ، مسلمانوں (صحابۂ کرام) کو **صفا مَروہ** کے درمیان دوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اس میں بُت پرستوں اور بُت پرستی سے مُشابَہَت تھی۔تب یہ آیتِ کریمہ اُتری جس میں اُن کی تسلّی فرمائی گئی کہ تمہارا یہ کام (یعنی سعی کرنا) رِضائے الٰہی کے لئے ہے،تم اِس میں حَرَج نہ سمجھو۔ (تفسیرِ نعیمی ج۲ص ۹۷)

بی بی ہاجرہ کی سعی کی ایمان افروز حکایت

حکمِ الٰہی سے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کھجوروں کی ایک ٹوکری، کچھ روٹی کے ٹکڑے اور پانی کا مشکیزہ دے کر سیِّدَتُنا **ہاجرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا اور اپنے دودھ پیتے لختِ جگر حضرتِ سیِّدُنا **اسمٰعیل** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بے آب و گیاہ میدان میں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے۔**مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: جب تک خُرما (یعنی کھجوریں) اور پانی رہا حضرتِ **ہاجرہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہا) اطمینان سے گزر کرتی اور فرزند کو دودھ پلاتی رہیں مگر پانی ختم ہونے پر پیاس نے ستایا، لختِ جگر نے بے اختیار رونا شروع کر دیا اپنی تو اتنی فکر نہ ہوئی مگر نورِ نظر کی بے قراری دیکھی نہ گئی، اُٹھیں اور **صفا** پر چڑھیں کہ شاید کہیں پانی کا نشان ملے مگر نہ ملا مایوس ہو کر

www.dawateislami.net

نیچے اتریں، مروہ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئیں مگر نظر فرزند پر تھی، راہ کے کچھ حصے میں فرزند سے آڑ ہوگئی تو آپ اسے جلد طے کرنے کے لیے دَوڑ کر چلیں، اِس آڑ سے نکل جانے پر پھر آہستہ چلیں، یہاں تک کہ ''مروہ'' پر پہنچ گئیں وہاں چڑھ کر بھی پانی کہیں نہ دیکھا پھر ''صفا'' کی طرف روانہ ہوئیں۔ اسی طرح **سات چکر** کیے ہر دفعہ درمیان میں دوڑتی تھیں (صفا و مروہ کی سعی اسی کی یادگار ہے) آخیر بار ''مروہ'' پر چڑھیں تو ایک ہیبت ناک آواز کان میں پڑی! ڈر کر فرزند کے پاس آئیں دیکھا کہ وہ روتے میں اپنی ایڑیاں زمین پر رگڑ رہے ہیں جس سے شیریں (یعنی میٹھے) پانی کا چشمہ جاری ہے! بہُت خوش ہوئیں اوراس کے گرد مٹی جمع کر کے فرمانے لگیں: **یَامَاءُ زَمْ زَمْ** (یعنی) ''اے پانی! ٹھہر ٹھہر'' اس لیے اس کا نام **آبِ زم زم** ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱ ص ۶۹۴)

اس میں زم زم ہو کہ تھم تھم اس میں جم جم ہو کہ بیش

کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ ابراہیم کا قراٰنِ کریم میں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ پارہ اوّل **سُوْرَةُ الْبَقَرَة** آیت 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

"مقامِ ابراہیم" **جنّتی پتھر** ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اس پر تین مرتبہ کھڑے ہوئے: (۱) اِس مبارک پتھر پر کھڑے ہوئے اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بہو (زوجۂ سیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا سرِ انور دُھلایا (۲) تعمیرِ کعبہ کے وَقْت جب دیواریں اونچی ہوئیں سیِّدُنا ابراھیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: کوئی پتّھر لاؤ تاکہ اُس پر کھڑے ہو کر دیوار بنائیں۔ سیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پتّھر کی تلاش میں "جَبَلِ ابی قُبَیس" پر تشریف لے گئے۔ راہ میں حضرت سیِّدُنا **جبریل** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ملے اور کہا کہ آیئے میں آپ کو ایک پتّھر بتاؤں جو **آدم** عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ دنیا میں آیا اور اسے **اِدریس** عَلَیْہِ السَّلام نے "طوفانِ نوح" کے خوف سے اس پہاڑ میں دفن کر دیا ہے، اس جگہ چھوٹے بڑے دو پتّھر مدفون ہیں **چھوٹے** کو تو کعبے کی دیوار میں دروازے کے قریب لگا دو کہ ہر طواف کرنے والا اس کو چُوما کرے یعنی سنگِ اَسود اور **بڑے** پر ابراھیم عَلَیْہِ السَّلام کھڑے ہو کر عمارت بنائیں۔ چُنانچہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

www.dawateislami.net

دونوں پتّھر لے آئے اور یہ پیغامِ الٰہی بھی پہنچایا ابراھیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حکمِ الٰہی کے مطابق سنگِ اَسوَد کو تو ایک گوشے میں لگا دیا اور بڑے پر کھڑے ہو کر تعمیر کا کام جاری کیا جس قدر عمارت بُلند ہوتی جاتی تھی یہ پتّھر بھی اُونچا ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تعمیر سے فارِغ ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۸۰)

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و مِنٰی

لولاک والے! صاحبی سب تیرے گھر کی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجرِ اَسوَد

یہ جنّتی پتّھر ہے، حدیثِ پاک میں ہے: **رُکن** (یعنی حجرِ اَسوَد) اور **مَقام** (ابراھیم) دو "جنّتی یاقُوت" ہیں۔ پہلے بہت نورانی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کا نور مَحْو کر (یعنی چُھپا) دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرِق و مغرِب کو چمکاتے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱ ص ۶۳۰) ایک اور رِوایت میں ہے: جب **سنگِ اَسوَد** دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدُود مقرر ہوئیں جس میں شکار کرنا منع ہے اور **سنگِ اَسوَد** کا رنگ بالکل سفید تھا گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ ہو گیا۔ (ایضاً ص ۶۸۰، ۶۸۱) **حُضور**

مسجد خیف | مسجد جن | مسجد جعرانہ | مسجد نمرہ | مسجد غمامہ | مسجد جمعہ | مسجد شیخین
مقام ابراھیم | حجر اسود | غار ثور | غار حرا | جبل احد | محراب نبوی | منبر رسول

سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے چوما ہے۔ **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اے حَجَرِ اَسْوَد! میں جانتا ہوں تو پتّھر ہے، نَفْعْ ونقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تجھے چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چُومتا۔ (بلد الامین ص۶۱) **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: روزِ قیامت یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی **دو آنکھیں** ہوں گی جس سے دیکھے گا، **زَبان** ہوگی جس سے بولے گا اور اپنے اِستِلام کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔ (ترمذی ج۲ ص۲۸۶ حدیث۹۶۳)

حجرِ اَسوَد کی 4 خُصُوصِیّات

مدینہ

❁ اس کا مَس کرنا (یعنی چُھونا) گناہوں کو مِٹاتا ہے ❁ اِعلانِ نُبُوَّت سے پہلے بھی یہ پتّھر مبارک شاہِ خیرُالاَنام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام کہتا تھا ❁ اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصْل شَکْل پر کر دیا جائے گا ❁ قِیامت کے دن اس کا حَجْم (یعنی جسامت) جَبَلِ ابی قُبَیس جتنا ہوگا۔ (بلد الامین ص۶۲ و الجامع اللطیف لابن ظهيرة ص ۳۷، ۳۸)

کاش جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنّا حجر کی ہے (حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام کی خوبی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ یعنی آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ خوبی ہے کہ وہ ہر بے مقصد اور فضول کام چھوڑ دے۔

(تِرمِذی، ۴/ ۱۴۲ حدیث: ۲۳۲۴)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net